تصریحات

پیپلز پارٹی جب سے برسرِ اقتدار آئی ہے، ملک کی مصیبتوں اور تکلیفوں میں کمی کی بجائے مسلسل اضافہ ہی ہوا ہے۔ جہاں تک خارجی معاملات کا تعلق ہے، وہ اس وقت زیرِ بحث نہیں لیکن یہ بات بلاخوفِ تردید کہی جا سکتی ہے کہ چیئرمین پیپلز پارٹی، برسرِ اقتدار آنے سے پیشتر خارجہ معاملات میں جس شہرت اور ناموری کے حامل تھے، برسرِ اقتدار آنے کے بعد اس شہرت اور ناموری کا شیشہ چکنا چور ہو کر رہ گیا ہے۔ جہاں تک داخلی معاملات کا تعلق ہے، وہ بھٹو صاحب کے اپنے الفاظ میں ان کے ستاروں کے اسیر اور مقدر کے نخچیر بن کر رہ گئے ہیں۔

دن بدن بڑھتی ہوئی مہنگائی اور روز افزوں بڑھتے ہوئے جرائم نے لوگوں کی زندگی دوبھر کرکے رکھ دی ہے۔ جس قدر غریبوں، محنت کشوں، مزدوروں اور متوسط طبقے کے لوگوں کا استحصال اس دور میں ہوا ہے، شاید ہی کسی اور دور میں ہوا ہو۔ ہماری اقتصادی حالت اس قدر بگڑ چکی ہے کہ پاکستان کی پوری تاریخ میں کبھی نہیں بگڑی تھی۔ دوسری طرف اخلاقی انحطاط اور روحانی اقدار سے گریز اور فرار اس انتہا کو پہنچ گیا ہے کہ الامان والحفیظ! ایسے عالم میں پیپلز پارٹی میں باہمی انتشار اور اختلاف اور حکمران طبقے کی گرفت کا کمزور پڑنا ایک قدرتی اور فطرتی امر ہے اور مسٹر ذوالفقار علی بھٹو کی حالیہ تقریر پوری طرح اس کی آئینہ دار ہے۔

دوسری طرف ملک میں سرگرم عمل حزبِ اختلاف کی دوسری سیاسی جماعتوں کی پوزیشن بھی کچھ بہتر نہیں۔ ان میں سے بیشتر ایسی جماعتیں ہیں جن کے پاس مستقبل کے لئے کوئی ٹھوس سیاسی لائحہ عمل موجود نہیں۔ اور کچھ جماعتیں ایسی ہیں جو بھٹو صاحب کے ہاتھوں سوشلزم کے عبرتناک

حشر کے باوصف سوشلزم کا دامن چھوڑنے کے لئے تیار نہیں۔

رہی وہ جماعتیں جو نظریاتی طور پر اسلام کی حامی اور مؤید ہیں اور سوشلزم کے بارے میں دو ٹوک اور واضح مؤقف رکھتی ہیں، ان میں بھی بدقسمتی سے آپس میں شدید سر پھٹول ہے۔ ایسی صورتِ حالات میں ایک محبِ وطن، اسلام دوست پاکستانی حیرانی اور پریشانی میں غرق ہے کہ اس کا اور اس کی آئندہ نسل کا اور اس کے وطنِ عزیز کا مستقبل کیا ہوگا۔ کیونکہ یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ یہ ملک جو خالصتاً ایک نظریئے کا رہینِ منت ہے، اس نظریئے کے بغیر باقی نہیں رہ سکتا۔ بنا بریں اس کے بقا کی سب سے بڑی ذمہ داری اسلامی نظریہ رکھنے والی جماعتوں پر عائد ہوتی ہے لیکن وائے افسوس کہ ان جماعتوں اور ان کے لیڈروں کو ابھی تک اس بات کا احساس نہیں بلکہ ملک میں بعض مخصوص حلقوں کی جانب سے ایسی فضا پیدا کی جا رہی ہے جس سے مسلمان آپس ہی میں باہم دگر دست و گریباں ہو کر رہ جائیں۔ اس سلسلہ میں ہم بڑے ادب کے ساتھ جمعیت علمائے پاکستان کے دوستوں سے گذارش کریں گے کہ وہ خدارا اپنی روش پہ نظرِ ثانی کریں۔ بریلوی دیوبندی جھگڑا یا اہلحدیث غیر اہلحدیث مناقشت اسوقت ملک کے مفاد میں نہیں ہے ——— سوادِ اعظم اور غیر سوادِ اعظم کے دعوے مذہبی مجاوروں کے تنورِ شکم کو تو بھر سکتے ہیں، ایک ایسے ملک اور اس کے عوام کے لئے قطعاً مفید ثابت نہیں ہو سکتے جس ملک میں اسلام کو دیس نکالا دینے کی سازشیں کی جا رہی ہیں اور بین الاقوامی کمیونزم اور سوشلزم جسے نگلنے کے لئے سرگرم عمل ہو چکا ہے۔

ہم نہیں جانتے کہ ایک ایسے وقت میں جبکہ اسلامیانِ پاکستان کو بنیانِ مرصوص بن کر ان لوگوں کے خلاف صف آرا ہونے کی ضرورت ہے جو ملک سے اسلام کی بیخ کنی اور اسلامی اقدار کا استیصال چاہتے ہیں، اپنی قوتوں اور طاقتوں کے آپس میں صرف کرنے کا سبب کیا ہے؟ لیکن ہم اتنا ضرور کہے دیتے ہیں کہ جو بھی ایسا کر رہا ہے وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے غداری اور اللہ تعالیٰ سے بغاوت کا مرتکب ہو رہا ہے۔